جمہوری سیاست اور سید مودودی

انتخاب: ڈاکٹر عبدالقہار قاسمی

مسلمانانِ پاک و ہند نے اسلامی حکومت کے قیام کے لیے ایک اور راستہ اختیار کیا کہ مسلم اکثریت کے صوبوں میں مسلمانوں کی اپنی حکومت قائم کی جائے پھر قومی حکومت بتدریج اسلامی حکومت میں تبدیل کی جائے۔ مسلمانانِ ہند کا یہ منصوبہ اسلامی انقلاب کے لیے قطعاً غیر مفید ثابت ہوا، پاکستان کی نصف صدی سے زائد کی تاریخ اس کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ بانی جماعت اسلامی سید ابوالاعلیٰ مودودی نے اس کی ناکامی کی بنیادی وجہ اسی وقت یوں بیان کر دی تھی:

''ایک قوم کے تمام افراد کو محض اس وجہ سے کہ وہ نسلاً مسلمان ہیں حقیقی مسلمان فرض کر لینا اور یہ اُمید رکھنا کہ اُن کے اجتماع سے جو کام بھی ہوگا...... اسلامی اصولوں ہی پر ہوگا پہلی اور بنیادی غلطی ہے۔ انبوہِ عظیم جس کو مسلمان قوم کہا جاتا ہے اس کا حال یہ کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں اور نہ ہی ان کا اخلاقی نقطہ نظر اور ذہنی رویہ اسلام کے مطابق تبدیل ہوا ہے۔ باپ بیٹے سے اور بیٹے سے پوتے کو بس مسلمان کا نام چلا آرہا ہے۔ اس لیے یہ مسلمان ہیں نہ انہوں نے حق کو حق جان کر قبول کیا اور نہ باطل کو باطل جان کر ترک کیا ہے۔ اُن کی اکثریت رائے کے ہاتھ میں باگیں دے کر اگر کوئی شخص یہ اُمید رکھتا ہے کہ گاڑی اسلام کے راستے پر چلے گی تو اس کی خوش فہمی قابلِ داد ہے۔ (تحریکِ آزادیٔ ہند اور مسلمان، حصہ دوم، ص: ۱۴۰)

سید مودودی نے مثال دے کر یوں سمجھایا:

''جمہوری انتخاب کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے دودھ بلو کر مکھن نکالا جاتا ہے اگر دودھ زہریلا ہو تو اس سے جو مکھن نکلے گا قدرتی بات ہے کہ دودھ سے زیادہ زہریلا ہوگا۔ اسی طرح سوسائٹی اگر بگڑی ہوئی ہو تو اس کے ووٹوں سے منتخب ہو کر وہی لوگ برسرِ اقتدار آئیں گے جو اس سوسائٹی کی خواہشاتِ نفس سے سندِ مقبولیت حاصل کر سکیں گے۔ پس جو لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر مسلم اکثریت کے علاقے ہندو اکثریت کے تسلط سے آزاد ہو جائیں اور یہاں جمہوری نظام قائم ہو جائے تو اس طرح حکومتِ الٰہیہ قائم ہو جائے گی اُن کا گمان غلط ہے۔ دراصل اس نتیجے میں جو کچھ حاصل ہوگا وہ صرف مسلمانوں کی کافرانہ حکومت ہوگی۔ اس کا نام حکومتِ الٰہیہ رکھنا اس پاک نام کو ذلیل کرنا ہے۔'' (تحریکِ آزادیٔ ہند اور مسلمان، ص: ۱۴۲)

پاکستان کا مطلب کیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ صرف جذباتی نعرہ تھا۔ جمہوری طریقہ سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ نفاذ نہیں ہوسکتا۔

سید مودودی نے جمہوریت اور مسلمانوں کی مختلف جماعتوں پر جو اعتراضات کیے اس کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:

''ایک مسلمان کی حیثیت سے جب میں دنیا پر نگاہ ڈالتا ہو تو مجھے اس امر پر اظہارِ مسرت کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ ترکی پر ترک، ایران پر ایرانی اور افغانستان پر افغان حکمران ہیں، مسلمان ہونے کی حیثیت سے میں ''حُکمُ النَّاسِ عَلَی النَّاسِ للنَّاسِ''

Government of th people by the people for the people.

کے نظریے کا قائل نہیں ہوں کہ مجھے اس پر مسرت ہو میں اس کے برعکس ''حُکمُ اللّٰہِ عَلَی النَّاسِ بِالحقِ'' (Rule of ALLHA on man with justice) کا نظریہ رکھتا ہوں۔ اس اعتبار سے میرے نزدیک انگلستان پر انگریزوں کی حاکمیت اور فرانس پر اہل فرانس کی حاکمیت جس قدر غلط ہے اسی قدر ترکی اور دوسرے ملکوں پر ان کے اپنے باشندوں کی حاکمیت بھی غلط ہے بلکہ اس سے زیادہ غلط اس لیے کہ جو قومیں اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہیں ان کا اللہ کے بجائے انسانوں کی حاکمیت اختیار کرنا اور بھی زیادہ افسوس ناک ہے۔ غیر مسلم اگر ضالّین کے حکم میں ہیں تو یہ اس طرز عمل کی بنا پر مغضوب علیہم کی تعریف میں آتے ہیں۔

مسلمان ہونے کی حیثیت میں میرے لیے اس مسئلہ میں بھی کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ ہندوستان میں جہاں مسلم کثیر التعداد ہیں وہاں اُن کی حکومت قائم ہو جائے، میرے نزدیک جو سوال سب سے اقدم ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے اس پاکستان میں نظامِ حکومت کی اساس اللہ کی حاکمیت پر رکھی جائے گی یا مغربی نظریہ جمہوریت کے مطابق عوام کی حاکمیت پر؟ اگر پہلی صورت ہے تو یقیناً یہ پاکستان ہوگا ورنہ بصورتِ دیگر یہ ویسا ہی ''ناپاکستان'' ہوگا جیسا ملک کا وہ حصہ جہاں آپ کی سکیم کے مطابق غیر مسلم حکومت کریں گے۔ بلکہ اللہ کی نگاہ میں یہ اس سے زیادہ ناپاک، اس سے زیادہ مبغوض وملعون ہوگا کیونکہ یہاں اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے وہ کام کریں گے جو غیر مسلم کرتے ہیں۔ اگر میں اس بات پر خوش ہوں کہ یہاں رام داس کی بجائے عبداللہ خدائی کے منصب پر بیٹھے گا تو یہ اسلام نہیں ہے۔ بلکہ نرا نیشنلزم ہے اور یہ مسلم نیشنلزم بھی اللہ کی شریعت میں اتنا ہی ملعون ہے جتنا ہندوستانی نیشنلزم۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے میری نگاہ میں اس سوال کی بھی کوئی اہمیت نہیں کہ ہندوستان ایک ملک رہے یا دس ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے تمام روئے زمین ایک ملک ہے۔ انسان نے اس کو ہزاروں حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ یہ اب تک کی تقسیم اگر جائز تھی تو آئندہ مزید تقسیم ہو جائے تو کیا بگڑ جائے گا۔ یہ کون سا ایسا بڑا مسئلہ ہے جس پر مسلمان ایک لمحہ کے لیے بھی غور وفکر میں اپنا وقت ضائع کریں؟

مسلمان کو تو صرف اس چیز سے بحث ہے کہ یہاں انسان کا سر اللہ کے حکم کے آگے جھکتا ہے یا حُکمُ النَّاسِ کے آگے۔ اگر اللہ کے حکم کے آگے جھکتا ہے تب تو اسے اور زیادہ وسیع کیجیے ہمالیہ کی دیوار کو بیچ سے ہٹائیے۔ سمندر کو بھی نظر انداز کر دیجیے تا کہ ایشیا، افریقہ اور امریکہ سب ہندوستان میں شامل ہو سکیں اور اگر یہ حُکمُ النَّاسِ کے آگے جھکتا ہے تو جہنم میں جائے ہندوستان اور اس کی خاک کا پرستار۔ مجھے اس سے کیا دلچسپی کہ یہ ایک ملک رہے یا دس ہزار ٹکڑوں میں بٹ جائے۔ اس بت کے ٹوٹنے پر تڑپے وہ جو اسے معبود سمجھتا ہو مجھے تو اگر کہیں ایک مربع میل کا رقبہ بھی مل جائے جس میں انسان پر اللہ کے سوا کسی اور کی حاکمیت نہ ہو تو میں اس کے ایک ذرہ خاک کو ہندوستان بھر سے زیادہ قیمتی سمجھوں گا۔

مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرے نزدیک یہ امر بھی کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتا کہ ہندوستان کو انگریزی امپیریلزم سے آزاد کرایا جائے۔ انگریز کی حاکمیت سے نکلنا تو صرف لا الٰہ کا ہم معنیٰ ہوگا۔ فیصلہ کا انحصار محض اس نفی پر نہیں ہے بلکہ اس پر ہے کہ اس کے بعد اثبات کس چیز کا ہوگا۔ اگر آزادی کی یہ ساری لڑائی صرف اس لیے ہے...... اور مجاہدین حریت میں کون صاحب جھوٹ بولنے کی ہمت رکھتے ہیں کہ اس لیے نہیں ہے...... کہ امپریلزم کے اِلٰہ کو ہٹا کر ڈیموکریسی کے اِلٰہ کو بت خانہ حکومت میں جلوہ افروز کیا جائے تو مسلمان کے نزدیک درحقیقت اس سے کوئی فرق بھی واقع نہیں ہوتا۔ لات گیا منات آ گیا۔ ایک جھوٹے خدا نے دوسرے جھوٹے خدا کی جگہ لے لی، باطل کی بندگی جیسی تھی ویسی ہی رہی۔ کون مسلمان اس کو آزادی کے لفظ سے تعبیر کر سکتا ہے؟

اس وقت ہندوستان میں مسلمانوں کی جو مختلف جماعتیں اسلام کے نام سے کام کر رہی ہیں فی الواقع اسلام کے معیار پر اُن کے نظریات، مقاصد اور کارناموں کو پرکھا جائے تو سب کے سب جنسِ فاسد نکلیں گی۔ خواہ مغربی تعلیم و تربیت پائے سیاسی لیڈر ہوں یا قدیم طرز کے مذہبی رہنما دونوں راہِ حق سے ہٹ کر تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں۔ ایک دماغ پر ہندو کا ہوّا سوار ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ ہندو امپریلزم کے چنگل سے بچ جانے کا نام نجات ہے اور دوسرے گروہ کے سر پر انگریز کا بھوت مسلط ہے وہ انگریزی امپریلزم کے چنگل سے بچ جانے کو نجات سمجھ رہا ہے۔ ان میں کسی کی نظر بھی مسلمان کی نظر نہیں ورنہ یہ دیکھتے کہ اصلی شیطان یہ ہے نہ وہ، اصلی شیطان غیر اللہ کی حاکمیت ہے اس سے نجات نہ پائی تو کچھ نہ پایا۔ لڑنا ہے تو اس کو مٹانے کے لیے لڑو جو تیر چلانا ہو اس ہدف کی طرف باندھ کر چلاؤ۔ جس قدر قوت صرف کرنی ہے اسے محو کرنے پر صرف کرو۔ اس کے سوا جس کام میں بھی تم اپنی مساعی صرف کرو گے وہ پراگندہ اور رائیگاں ہو کر رہے گا۔

مغربی طرز کے لیڈروں پر تو چنداں حیرت نہیں کہ ان بے چاروں کو قرآن کی ہوا تک نہیں لگی۔ مگر حیرت ہے ان علماء پر جن کا رات دن کا مشغلہ ہی قال اللہ وقال الرسول ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر ان کو کیا ہو گیا ہے؟ یہ قرآن کو کس نظر سے پڑھتے ہیں کہ ہزار بار پڑھنے کے بعد بھی انہیں قطعی اور دائمی پالیسی کی طرف ہدایت نہیں ملتی جو مسلمان کے لیے اصولی

طور پر مقرر کر دی گئی ہے۔ جن مسائل کو انھوں نے اہم قرار دے رکھا ہے قرآن میں ہمیں ان کی فروعی اور ضمنی اہمیت کا بھی نشان نہیں ملتا اور جن معاملات پر بے چین ہو کر انھوں نے دہلی میں آزاد مسلم کانفرنس منعقد فرمائی اور تڑپ تڑپ کر تقریریں کیں اس نوعیت کے معاملات کہیں اشارتاً بھی قرآن مجید میں زیرِ بحث نہیں آتے برعکس اس کے قرآن حکیم میں ہم دیکھتے ہیں کہ نبی پر نبی آتا ہے اور ایک ہی بات کی طرف اپنی قوم کو دعوت دیتا ہے:

يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ[ھود: ۶۱]

''اے قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔''

اسلامی تحریک کے ہر رہنما نے ہر ملک اور ہر زمانے میں تمام وقتی اور مقامی مسائل کو نظر انداز کر کے اسی ایک مسئلہ کو آگے رکھا، اسی پر اپنا زورِ بازو صرف کیا تو اس سے صرف یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ ان کے نزدیک یہ مسئلہ ''**اُمُّ المسائل**'' تھا اور وہ اسی کے حل پر زندگی کے تمام مسائل کا حل موقوف سمجھتے تھے۔''

(تحریکِ آزادیٔ ہند اور مسلمان، ص:۱۰۱۔۱۰۶)

نئی کتابیں

سیّدی وابی

(اضافہ شدہ ایڈیشن)

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے سوانح و افکار اور جیل سے لکھے گئے بیٹی کے نام خطوط

تاریخی واقعات، ذاتی یادداشتیں، عظیم شخصیات کا تذکرہ
ایک عظیم بیٹی کا اپنے عظیم باپ کو خراجِ تحسین

مصنفہ
بنتِ امیرِ شریعت سیدہ اُمِ کفیل بخاری رحمۃ اللہ علیہا

صفحات: 336
قیمت:-/400 روپے

مضامینِ راحیل

مشہور سابق قادیانی شیخ راحیل احمدؒ کے اسلام قبول کرنے کے بعد آپ بیتی، تاثرات، مرزا مسرور احمد کے نام خطوط، تاریخی انٹرویوز اور قادیانیوں کو دعوتِ اسلام پر مشتمل مضامین کا مجموعہ

ترتیب محمد عامر اعوان/انیف کاشر

صفحات: 744 • قیمت:-/700 روپے

ناشر: احرار فاؤنڈیشن پاکستان، 69۔سی نیو مسلم ٹاؤن لاہور

ملنے کے پتے
راوی پبلشرز، الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور: 0345-4233071
رویم پبلشرز، الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور: 0300-9480356
مکتبہ معاویہ جامع مسجد روڈ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال: 0304-6464253
Zulfiqar Ali : 167 Kempton Road East-Ham Newhan E62 PD, Uk. Ph # 00447877816693

رابطہ بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061 - 4511961 0300-8020384